بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

أَلحَمْدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِياءِ وَالمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ اَجمَعِين ، وَبَعْدُ:

081:سورۃالتکویر کی مختصر تفسیر

جزء عمّ کی تفسیر لفضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمۃاللہ علیہ کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں ہم سورۃ التکویر کی مختصر سی تفسیر کرتے ہیں۔ سورۃالتکویر مکی سورۃ ہے اور اس سورۃ کی آیتیں اُنتیس ہیں(29) جب ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ سورۃ مکی ہے تو اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ سننے والے کو اور پڑھنے والے کو یہ پتہ ہونا چاہیے کہ وہ کیا پڑھنے جارہا ہے اور جب مکی سورۃ کہتے ہیں تو ہمیں یہ یقین ہو جاتا ہے کہ ہم ایمان اور عقیدے کے تعلق سے کچھ پڑھنے جارہے ہیں اور کچھ سیکھنے جارہے ہیں بنیادی طور پر۔اور بعض اوقات بعض احکام بھی آجاتے ہیں بیچ میں لیکن جو بنیادی پیغام ہے مکی سورتوں کا وہ ایمانیات ہے عقائد ہیں اور اس سورۃ میں ہم یہ دیکھیں گے کہ ایمان کے تعلق سے اور عقیدے کے تعلق سے وہ کون سی باتیں ہیں۔اور جب مکی سورۃ کہتے ہیں تو بنیادی پیغام بھی عقائد اور ایمانیات کے تعلق سے ہی ہوتا ہے۔اُنتیس آیتیں ہیں یعنی زیادہ لمبی سورۃ بھی نہیں ہے مختصر جملے ہیں اور ان مختصر جملوں میں عظیم پیغام کو تلاش کرتے ہیں اور اپنی زندگی کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سورۃ کا آغاز﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾اور یہ البسملۃ ایک الگ سے آیت ہے قول راجح کے مطابق جو نازل ہوئی ہے اور ایک سورۃ کو دوسری سے جدا اور الگ کردیتی ہے اور﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾کی تفسیر ہم پہلے کئی مرتبہ کرچکے ہیں۔

اس سورۃ کا بنیادی پیغام وہی ہے جو جزء عمّ کی پہلے گزری ہوئی سورتوں کا ہم نے بیان کیا ہے۔پہلی سورۃ کون سی ہے جزء عمّ کی؟ سورۃالنبأ۔بنیادی پیغام کیا تھا النبأالعظیم کیا ہے؟قرآن مجید اور آخرت پر ایمان۔آخرت پر ایمان بنیادی پیغام ہے کہاں سے ملے گا ؟النبأالعظیم سے قرآن مجید سے ملے گا۔اُس کے بعد پھر سورۃالنازعات ابتدا قسم سے ہے اور موت کے ذکر سے ہے بنیادی پیغام یہی قرآن مجید ہے اور آخرت پر ایمان ہے۔پھر سورۃ عبس ہے سورۃ عبس میں بھی بنیادی پیغام﴿كَلَّآ اِنَّهَا تَذۡكِرَةٌ ۞ فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ﴾ (عبس:11-12)۔کیا ہے؟قرآن مجید ہے اور آخرت پر ایمان۔

سورۃ کے آخر میں﴿يَوۡمَ يَفِرُّ الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِيۡهِ ۞ وَاُمِّهٖ وَاَبِيۡهِ﴾(عبس:34-35) إلي آخر السورۃ۔

اس سورۃ میں بھی دیکھیں بنیادی پیغام یہی ہے سبحان اللہ لیکن انداز بیان کچھ اور ہے بنیادی پیغام آخرت پر ایمان عمومی طور پر، خصوصی طور پر ایک جزئیہ ہے البعث والنشور جو سورۃالنبأ کا بنیادی پیغام تھا"دوبارہ زندہ ہونا"اور اس عظیم سورۃ میں دوبارہ زندہ

ہونا ایک خاص طریقے سے بیان اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ﴾(التکویر:14) یہ بنیادی پیغام ہے۔ یہ کہاں سے پتہ چلے گا؟ قرآن مجید سے پتہ چلے گا اور قرآن مجید کا ذکر پھر اس سورۃ میں آیا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس بنیادی پیغام کو کس انداز سے بیان فرمایا ہے یہ پیغام سب کے لیے ہے جن وانس کے لیے ہے۔ رسول رسالت لے کر آیا ہے علیہ الصلوۃ والسلام اور رسالت قرآن مجید ہے قرآن مجید کی ہر سورۃ ہر آیت پیغام ہے اور سورۃ التکویر کا یہ پیغام اللہ تعالیٰ نے اس عظیم اور پیارے انداز سے بیان فرمایا ہے۔

انسان جب دیکھتا ہے دن میں کیونکہ اکثر لوگ پیغام مانتے نہیں ہیں۔ پیغام جلدی کوئی مانتا ہے؟ نہیں مانتا ناں تو اُس پیغام کے ساتھ جب آپ ثبوت پیش کرتے ہیں تب کوئی شخص مان لیتا ہے تو جب دوبارہ زندہ ہونے کا ذکر ہوا ہے ایمان کا ذکر ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کا ذکر ہو رہا ہے کیونکہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور حساب بھی اللہ تعالیٰ نے لینا ہے دوبارہ زندہ بھی وہی کرے گا تو اللہ تعالیٰ پر ایمان بنیادی بات ہے۔ دیکھیں جب بھی ایمانیات کی بات آتی ہے ارکان ایمان تو اللہ تعالیٰ پر ایمان جو ہے وہ ہر رکن کے ساتھ جڑا ہوا ہے جدا نہیں ہو سکتا۔ فرشتے ہیں تو پیدا کس نے کیا ہے؟ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہیں تو بھیجا کس نے ہے؟ کتابیں ہیں تو کس کا فرمان ہے کس نے نازل کی ہیں؟ تو ارکان ایمان سب جڑے ہوئے ہیں اور بنیادی پیغام اللہ تعالیٰ پر ایمان لازمی آتا ہے تو جب جھٹلانے والوں نے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو جھٹلایا ہے اور خصوصی طور پر مشرکین عرب نے قریش نے اور دوسرے لوگوں نے اس زمانے کے تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ کی ابتدا پیغام سے نہیں کی بنیادی پیغام سے سورۃ کی ابتدا دلیل اور ثبوت برہان سے کی ہے کہ چلو دنیا میں دیکھ لو تم۔

انسان اپنی آنکھیں کھولتا ہے دنیا میں سب سے بڑی چیز کیا نظر آتی ہے دن میں؟ رات کو انسان سوتا رہتا ہے ناں دنیا میں سب سے بڑی چیز کیا نظر آتی ہے؟ سورج۔ دن کے وقت انسان آسمان کو دیکھ نہیں سکتا سورج سب سے بڑی آیت ہے۔ سورج کی پہچان کس چیز میں ہے اس کی عظمت کس چیز میں ہے؟ اُس کے نور میں ہے، ذرا غور سے سنیں۔

سورج کے بعد انسان کیا دیکھتا ہے؟ سورج کیا ہے؟ اسٹار ہے، اسٹار (تارہ) ہے ناں سائنس بھی یہی کہتی ہے آج ناں۔ رات کو پھر کیا ہے اور بھی اسٹارز ہیں کہ نہیں؟ سورج کے بعد ذکر کس چیز کا ہونا چاہیے؟ چاند کا کیوں ہونا چاہیے؟ جب خود اسٹار ہے سورج تو اور بھی ستارے ہیں کہ نہیں؟ پھر تاروں کا ذکر ہے۔ چاند کا ذکر کیوں نہیں ہے ویسے آپس کی بات ہے؟ عام طور پر تو سورج اور چاند ہوتے ہیں یہاں پر سورج اور چاند نہیں ہے سورج اور ستارے ہیں کوئی بتائے گا؟ چاند کی اپنی روشنی نہیں ہے اللہ اکبر چاند کی روشنی ریفلیکشن ہے۔ تو سورج کا ذکر ہے جس کی روشنی اپنی ہے سراج ہے اور قمر نور ہے سراج کی اپنی روشنی ہے دیے کی

طرح، نور کی روشنی اپنی بھی ہو سکتی ہے اور مختصر بھی ہو سکتی ہے باہر سے کسی اور کی روشنی بھی ہو سکتی ہے۔ تو جب اپنی روشنی کی بات ہو رہی ہے اور پھر اسٹارز دوسرے جو ہیں ان کی اپنی روشنی ہے تاروں کی اپنی روشنی ہے کسی اور کی روشنی نہیں ہے سبحان اللہ۔ ٹھیک ہے ناں پھر تاروں کا ذکر ہونا چاہیے۔ اچھا تاروں کی عظمت کس چیز میں ہے؟ ان کے نور میں ہے۔

زمین میں پہاڑ سب سے بڑے پہاڑوں کی عظمت کس چیز میں ہے؟ ان کی پائیداری میں، راسخ ہیں ناں میخوں کی طرح۔ پھر پہاڑ انسان دیکھتا ہے پہاڑوں کے بعد سب سے قیمتی چیز انسان کے لیے کیا ہے وہ انسان دیکھتا ہے۔ اُس زمانے میں اُونٹ اور اُونٹ کون سے؟ مادہ اُونٹنی لال رنگ کی خوبصورت اُونٹنی جو دس مہینوں کی حاملہ اُونٹنی وہ۔ اُس کی عظمت کس چیز کی ہے؟ اُس کی قیمت میں ہے قیمت دیکھیں آپ ذرا۔

اُس کے بعد اور جانور بھی تو ہوتے ہیں وحوش وحشی جانور اُن کی عظمت اُن کی وحشت میں ہے کہ کون ہاتھ لگا سکتا ہے اُن کو۔ آپ جنگل میں جا کر شیر پکڑ کر اکٹھے کر سکتے ہیں؟ کوئی نہیں کر سکتا ناں۔ پھر جانور کا ذکر ہے۔

اُس کے بعد زمین پر دیکھیں کیا ہے؟ سمندر، سمندر بڑے عظیم ہیں۔ جب آسمان کی بات کی، پہاڑوں کی بات کی، جانوروں کی بات کی سمندر کہاں گیا؟! تو سمندر بھی ہے اور سمندر کی عظمت اُس کا پانی ہے ناں۔ پہچان اس کی کس چیز میں ہے؟ وسعت میں ہے جہاں پر نگاہ جاتی ہے سمندہی سمندر ہوتا ہے۔ پانی کو کوئی آگ لگا سکتا ہے کوئی مائی کا لال مخلوق میں سے؟ نہیں لگا سکتا، سمندر ہے ہونا چاہیے۔

پھر سمندر کے بعد نفس اس کے بعد قبر کا مرحلہ۔ دیکھیں اوپر سے شروع کیا ہم نے زمین پر آئے سمندر پر آئے پھر قبر کا مرحلہ آگیا ہے اور قبر میں سے جو اس وقت جو سب سے بدترین چیز تھی وہ کیا تھی؟ لڑکیوں زندہ گاڑنا اُس کا ذکر ہے۔ اور پھر اعمال نامہ جس کا ذکر ہونے والا ہے وہ ابھی ہونا ہے پھر آسمان کی عظمت چھت ہے۔ کھلا آسمان ہے اُس کی عظمت اُس کی Thickness میں ہے چوڑائی میں ہے۔ آسمان کی پہچان اُس کی عظمت چوڑائی میں ہے۔ پھر کیونکہ حساب بھی ہونا ہے پھر جہنم ہے اُس کی گرمی میں ہے اور جنت ہے قریب ہونی چاہیے ناں جنت اُس کے قرب میں ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ پیغام کیسے دیا ہے، سورۃ کی ابتدا:

بِسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ (التکویر:1)۔ کہاں سے ابتدا ہوئی؟ سب سے بڑی آیت سے جو انسان اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اب یہ سارے دلائل ہیں۔ سورج کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ نہیں مانتا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے کافر نہیں مانتے ناں۔ سورج تو دیکھتے ہو اپنی آنکھوں سے سورج موجود ہے چمکتا ہوا۔ (جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا) اب یہاں پر مبنی

للمجہول ہے فعل ماض مبنی للمجہول ﴿کُوِّرَتۡ﴾۔ کون لپیٹے گا؟ جواب نہیں دیا۔ کیا لپٹا جائے گا واقعی؟ دیکھیں سننے والا ہر مومن نہیں ہے سننے والا مشرک بھی ہے اب وہ تو ماننے کے لیے تیار نہیں ہے وہ تو یہ نہیں مانتا کہ خالق اُس کا اللہ تعالیٰ ہے وہ کہاں مانے گا اس کا لپیٹنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے، لپیٹا آج تو نہیں جائے گا لپیٹا تو قیامت کے دن جائے گا صحیح ہے؟ اب دیکھیں اس کو اللہ تعالیٰ کیسے ثابت کرتے ہیں سبحان اللہ۔ سورج ہے سب سے بڑی نشانی اسے دیکھ لو جتنا دیکھ سکتے ہو اسے لپیٹ دیا جائے گا جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا یہ بے نور ہو جائے گا۔

رات کے تارے دیکھتے ہو ﴿وَاِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ﴾(التکویر:2)(تارے بے نور ہو جائیں گے)۔ پہاڑ کی بات ہوئی اُس کے بعد ﴿وَاِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ﴾(التکویر:3)۔ ان چیزوں کی عظمت دیکھیں عظمت ختم ہو رہی ہے ان کی پہچان ختم ہو رہی ہے جس نے پیدا کیا عظمت بھی اُسی نے دی ہے اور چھین بھی وہی سکتا ہے۔ ذرا دیکھیں ناں انسان ذرا غور کرے اُس کی حیثیت کیا ہے ! جس نے پیدا کیا ہے جس نے مقام دیا ہے جس نے عظمت دی ہے جس نے پہچان دی ہے جب چاہے وہ چھین بھی سکتا ہے ۔ سورج کا نور چھین لیا تاروں کا نور چھین لیا پہاڑ گڑے ہوئے پہاڑ میخوں کی طرح اُس نے پیدا کیا اُس نے ہی گاڑے ہیں پہاڑوں کی پہچان پہاڑوں کا مقام اُن کی مضبوطی میں ہے ﴿وَاِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ﴾ چلائے جائیں گے۔

پھر ﴿وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ﴾(التکویر:4)۔ سب سے قیمتی چیز میری زندگی میں کیا ہے واللہ! فنا ہو جائے گی کوئی باقی نہیں رہے گی۔ اُس زمانے میں سرخ دس مہینے کی حاملہ اُنٹنیاں تھیں ﴿عُطِّلَتۡ﴾۔ کیا مطلب ہے ﴿عُطِّلَتۡ﴾؟ ﴿وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ﴾ جب ان قیمتی چیزوں کو سب سے قیمتی چیز کو چھوڑ دیا جائے گا لوگ دیکھیں گے ہی نہیں اتنی ہولناکیاں ہوں گی اور اتنا سخت وقت ہو گا اُن کو بھی چھوڑ دیا۔ اُن کی عظمت اُن کی قیمت میں ہے سب سے قیمتی چیز بھی بے قیمت ہو جائے گی جس نے قیمت دی ہے وہی قیمت چھین بھی سکتا ہے ﴿عُطِّلَتۡ﴾۔

﴿وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ﴾(التکویر:5)۔ جانوروں کی بات ہوئی، یہ تو قیمتی چیز ہے ناں اُونٹنی اور اور جانوروں کا کیا ہو گا؟ ابھی ذہن میں سوال بن رہے جواب پہلے آ رہے ہیں یعنی کافر کے لیے کوئی رستہ نہیں بچا بھاگنے کا جو بھی اُس کے ذہن میں سوال آ سکتے ہیں ایک ایک جملے پر واللہ! حجت قائم ہو رہی ہے۔ ﴿وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ﴾ وحشی جانوروں کو دیکھ لیں آپ جتنے بھی وحشی دنیا کے جانور ہیں سب سے بڑے سے لے کر سب سے چھوٹے تک اُن کو بھی ایک جگہ پر حشر کر دیا جائے گا۔ جس نے پیدا کیا ہے اُن کی عظمت اُن کی اس وحشیت میں ہے اُن کی پہچان وحشیت میں ہے اور سب سے مشکل چیز ہے کہ کوئی اُن کو اکھٹا کر

سکے۔﴿وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ﴾ جس نے پیدا کیا ہے جس نے یہ مقام دیا ہے جس نے قیمت دی ہے جس نے پہچان دی ہے وہی چھینے گا اور اُن کو اکھٹا کرے گا ایک جگہ پر۔

اُس کے بعد سمندر کی بات ہوئی﴿وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ﴾(التکویر:6) (اور جب ان سمندروں میں آگ لگا دی جائے گی)۔ سبحان اللہ پیٹرول میں تو آگ لگتی ہے گیسولین میں آگ لگتی ہے پانی میں بھی آگ لگتی ہے وہ بھی سمندر کے پانی میں ؟! جس نے یہ پہچان دی سمندر کو یہ طاقت دی کہ اُس میں آگ نہیں لگ سکتی وہ یہ پہچان اور طاقت چھین بھی سکتا ہے اُس میں آگ بھی لگا سکتا ہے۔

سمندر تک بات ہوئی Sea level پر بات آئی ناں اب Sea level کے نیچے کی بات کرتے ہیں﴿وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ﴾(التکویر:7)۔ مرنے کے بعد جسم مر جاتا ہے پھر یہ نفس ان کے جوڑے جوڑے بنا دیئے جائیں گے جوڑے جوڑے بن جائیں گے ایک ساتھ ملا دیئے جائیں گے﴿وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ﴾۔

﴿وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ﴾(التکویر:8)۔ جب قبر کی بات آئی اور ایک بنیادی بات اُن کے زمانے کی نہ کی جائے تو بات ناقص رہ جاتی ہے سبحان اللہ۔ جس بچی کو زندہ گاڑ دیا گیا﴿سُئِلَتْ﴾ اُس سے سوال کیا جا رہا ہے۔ اُس سے سوال کرنا ہے یا گاڑنے والے سے سوال کرنا ہے سوال کس سے ہو گا یا کس سے کرنا چاہیے؟ مجرم کون ہے جسے دفنایا گیا یا جس نے دفن کیا ہے؟ جس نے دفن کیا ہے۔ تو بچی سے سوال کیوں کیا جا رہا ہے؟ جب بچی سے سوال ہو سکتا ہے تو پھر جس نے گاڑا ہے اُس کا کیا حال ہو گا؟! اصل بات یہ ہے کہ ﴿وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ﴾۔

کیا سوال ہو گا؟﴿بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ﴾(التکویر:9) (کس گناہ کی سزا تمہیں دی گئی ہے اور کس لیے تمہیں قتل کیا گیا ہے)۔ بے قصور کو قتل کرنے والا گھمنڈی لوگ کافر مشرک وہ سمجھیں گے سوال تو ہم سے ہونا ہے اس سے سوال ہو رہا ہے تو ہمارا کیا حشر ہو گا! اب وہ کہے گی اے اللہ تعالیٰ! اس نے مجھے قتل کیا ہے پوچھو کیوں قتل کیا ہے میرا قصور کیا تھا؟

﴿وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ﴾(التکویر:10)۔ صحیفے، نامۂ اعمال اب حشر کا دن آ گیا ہے قبر کے بعد دوبارہ زندہ ہوئے۔ اور سب سے پہلے کیا ہے؟ میدان محشر ہے میدان محشر میں سب سے بڑی بات ہوتی ہے جب نامۂ اعمال ملتے ہیں﴿وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ﴾(جب صحیفے کھول دیئے جائیں گے نامۂ اعمال کھول دیا جائے گا)۔ سامنے ہے کوئی انکار واللہ! ایک لفظ کا ایک عمل کا نہیں کر سکتا۔

آسمان کی بات رہ گئی میدان محشر زمین پر تو ہوگیا آسمان کا کیا ہوگا ؟ آسمان نہیں رہے گا ﴿وَإِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ﴾(التکویر:11)۔یہ جو Thickness ہے جو چوڑائی ہے اس کی جو پہچان ہے آسمان کی یہ بکرے کی کھال کی طرح کھینچ لی جائے گی باقی نہیں رہے گی اس کی عظمت بھی اس سے چھین لی جائے گی اس کی پہچان ختم ہو جائے گی اس کا وجود ہی نہ رہے گا ﴿وَإِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ﴾۔

﴿وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ﴾(التکویر:12) (اور جب جہنم کی آگ کو سلگایا جائے گا)۔مزید بھڑکایا جائے گامزید گرم کیا جائے گا جہنم کی پہچان اُس کی آگ ہے۔اور آگ کی کیا پہچان ہے؟ جلانا ہے یعنی اُسے مزید جلانے کے لیے تیار کر دیا جائے گا۔

ایک چیز رہ گئی ہے جب جہنم کا ذکر ہے یہ تو مشرکین کے لیے ہے نافرمانوں کے لیے ہے اچھا جو مومن ہیں جو فرمانبردار ہیں اُن کے لیے کیا ہے؟﴿وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ﴾(التکویر:13) (جب جنت کو قریب کر دیا جائے گا)۔جہنم کی پہچان اُس کی آگ ہے اور جنت کی پہچان اُس کی ہر خیر جو اُس کے اندر ہے اور اُسے قریب ہی ہونا چاہیے۔ہر مومن کی خواہش ہے کہ میں جنت کے قریب ہو جاؤں ناں اس لیے جب سب سے آخری مومن جب جہنم سے نکلے گا کیا خواہش کرے گا؟ حدیث میں کیا آیا ہے صحیح بخاری کی روایت میں؟ سب سے آخر میں کہ اللہ تعالیٰ بس مجھے داخل نہیں ہونا ہے بس قریب بٹھادے مجھے؟﴿وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ﴾۔

کیا ہوگا؟﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ أَحْضَرَتْ﴾(التکویر:14) (ہر نفس جان لے گی جو کچھ وہ اپنے ساتھ لے کر آئی ہے)۔حاضر اُس نے کیا ہے کیا حاضر کیا ہے؟ عجب بات یہ ہے جب مرتے ہیں تو کپڑے بھی اتار لیتے ہیں، نہیں! کپڑے بھی ساتھ لے جاتے ہیں ؟مہنگے سے مہنگا کپڑا بھی اُتر جاتا ہے اور سب سے سستے سے سستا کپڑا یا پھٹا ہوا کپڑا بھی اُتر جاتا ہے دونوں برابر ہو جاتے ہیں۔ دو سفید چادروں میں سب سے امیر انسان بھی سب سے غریب انسان بھی خوش قسمت کو کفن نصیب ہوتا ہے، کفن مل گیا دفنایا گیا کچھ بھی ساتھ نہیں ہے اعمال کے سوا کچھ بھی ساتھ نہیں ہے۔

تو لے کر کیا آیا ہے انسان؟

﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ أَحْضَرَتْ﴾ کیا لے کر آیا ہے، اللہ کی قسم جو آج ہم کر رہے ہیں یہ ہم اپنے لیے آگے بھیج رہے ہیں اور سب کچھ حاضر پائیں گے اپنے سامنے واللہ! ہر نفس جان لے گی جو کچھ وہ لے کر آئی ہے اُس نے حاضر کیا ہے ایمان ہے توحید ہے سنت ہے صحیح مسلک صحیح منہج ہے سچ ہے والدین کی فرمانبرداری ہے صلہ رحمی ہے پڑوسیوں کی خبر لینی ہے یتیم کا خیال رکھنا ہے بیوہ کا خیال رکھنا ہے صدقات ہیں خیرات ہیں حج ہے زکوۃ ہے نماز ہے روزہ ہے یہ ساری کی ساری چیزیں سامنے ہوں گی۔

اُس کے بر عکس شرک ہے بدعات ہیں خرافات ہیں کفر ہے نفاق ہے والدین کے ساتھ بد سلوکی ہے یا قطع رحمی ہے یا جھوٹ ہے فریب ہے دھوکا ہے عہد شکنی ہے یا نماز کو ترک کرنا ہے روزے کو ترک کرنا ہے، صدقات و خیرات میں کنجوسی کرنی ہے یہ سارے کے سارے ہر نافرمانی سامنے ہو گی ﴿عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّآ اَحۡضَرَتۡ﴾ جو وہ لے کر آئی ہے۔

جو یہ پیغام سن رہا ہے ہم کیسے مان لیں کہ ہم کچھ لے کر آئیں گے مشرک تو نہیں مانتے ناں یہ بات۔ چلیں اب اس کی تاکید کے لیے اور ثبوت دیکھ لیں آپ جو اس سے بڑھ کر ثبوت ہے۔ سورج، تارے، پہاڑ، عشار، وحوش، سمندر، نفوس اور ﴿وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ﴾ان ساروں سے بڑھ کر ہے۔اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہے آیئے دیکھتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ﴾(التکویر:15-18) (قسم ہے خاص قسم کے تاروں کی (الخنس)) ﴿الۡجَوَارِ الۡكُنَّسِ﴾ (یہ تارے جو آگے پیچھے ہوتے رہتے ہیں کبھی نظر آتے ہیں کبھی چھپ جاتے ہیں) ﴿وَالَّيۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ۙ﴿۱۷﴾ وَالصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ﴾ (قسم ہے رات کی ﴿عَسۡعَسَ﴾ جب وہ پھیل جائے) ﴿وَالصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ﴾ (اور جب دن سانس لے)۔ سبحان اللہ۔

قسم کس چیز کی جواب القسم کیا ہے؟ ﴿اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ﴾(التکویر:19) یہ جو پیغام جو تم سن رہے ہو جو پڑھ رہے ہو ناں یہ کس کا قول ہے؟ رسول کریم کا قول ہے، فرمان میرا ہے یہ قول لے کر آیا ہے میرا عظیم فرشتہ رسول کریم لے کر آیا ہے۔ یہ رسول کریم فرشتہ ہے جیسے آگے ذکر ہو گا۔ اب اس فرشتے کی عظمت دیکھیں تو اس کے ربّ کی کیا عظمت ہو گی۔ یہ قرآن مجید جو تمہیں پہنچا ہے یہ رسول کریم کی طرف سے پہنچا ہے، جس میں ان پوری چیزوں کا ذکر ہے یہ رسول کریم سے پہنچا ہے۔

رسول کریم کی چند صفات ذرا غور کریں ﴿ذِىۡ قُوَّةٍ عِنۡدَ ذِى الۡعَرۡشِ مَكِيۡنٍ﴾(التکویر:20) (قوت والا ہے نزدیک ہے عرش کے مالک یعنی ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ کے قریب ہے اور بلند مرتبے والا ہے)۔ کس کے ہاں بلند مرتبہ ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مرتبہ ہے۔ ﴿مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيۡنٍ﴾(التکویر:21) (سب کا مانا ہوا اور امانتدار بھی ہے)۔ پیغام ہے تو پھر امانت داری ہونی چاہیے ناں طاقت بھی ہونی چاہیے ناں پہنچانے کی طاقت ہے امانتداری نہیں ہے تو کیا فائدہ ہے۔

جو عظیم صفات کسی پیغمبر کی ہونی چاہیئں ناں وہ ساری کی ساری ان دو آیتوں میں آ گئی ہیں۔ ﴿ذِىۡ قُوَّةٍ﴾ ہے۔ ﴿ذِى الۡعَرۡشِ﴾ عرش کا ذکر کیوں آیا ہے؟ سب سے بڑی مخلوق عرش ہے اس کا ربّ کیسا ہو گا اور اس کا عظیم فرشتہ کیسا ہو گا اور اس کا یہ عظیم فرمان پھر کیسا ہو گا!

﴿وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ﴾(التکویر:22)۔سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رسول اور فرشتے کی بات تو ہوئی ہے چلو اس رسول کی کیا بات ہے؟ جس کی بات تم جھٹلا رہے ہو اور طرح طرح کے الزام لگاتے ہو کبھی ساحر کہہ دیا کبھی کاہن کہہ دیا کبھی شاعر کہہ دیا اور کبھی مجنون بھی کہہ دیا اور جب بات رسالت کی آتی ہے اس کے ساتھ اگر جنون ہو تو کام نہیں بنتا ناں۔

﴿وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ﴾ نفی ہے جنون کی اور بیچ میں ﴿صَاحِبُكُمْ﴾ رسولنا نہیں فرمایا۔ مقام کس چیز کا ہے؟ وہ تو مانتے ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، چلو تمہارا ساتھی تو ہے اس کا تو انکار نہیں کر سکتے ناں، تمہارا ساتھی ہے تمہارے ساتھ رہنے والا ہے تمہاری ہی قوم کا بندہ ہے تم ہی کسی زمانے میں کہا کرتے تھے الصادق الامین۔﴿وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ﴾ دفاع ہے اللہ تعالیٰ کا دیکھیں اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کہ ہرگز جنون نہیں ہے۔

جیسے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ جنون کے دو معنی ہیں ایک تو پاگل پن دوسرا جن کا آسیب عربی میں دونوں کو مجنون کہا جاتا ہے۔ تو کوئی جنون نہیں ہے تمہارے ساتھی میں کوئی ایسی خرابی نہیں ہے کوئی دیوانہ نہیں ہے۔

ثبوت ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ﴾(التکویر:23-24)(اور یقیناً میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عظیم فرشتے کو افق مبین میں دیکھا ہے)﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ﴾(اور میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب پر بخل کرنے والے نہیں ہیں)۔ جو بھی پیغام دیا گیا ہے اسی پیغام کو بہترین طریقے سے مکمل طریقے سے پہنچایا ہے۔

﴿وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ﴾(التکویر:25) کبھی یہ گمان نہ کرنا کہ یہ شیطان رجیم کا قول ہے اس کی تو جرأت نہیں ہے۔ شیطان اچھائی کی طرف بلاتا ہے یا شر کی طرف یا برائی کی طرف بلاتا ہے؟ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ شیطان سے کوئی خیر آپ کبھی تصور کر سکیں۔ تو جتنے بھی بھلائی کے یہ پیغام ہیں جتنی بھی ایمانیات کی بات ہوئی ہے تو یہ قول شیطان رجیم کا ہو بھی نہیں سکتا اور نہ ہی کسی مجنون کا ہو سکتا ہے ان دونوں کی نفی عقلاً بھی ہو گئی ہے اور شرعاً بھی ثابت ہو چکا ہے۔

﴿فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ﴾(التکویر:26)(پھر تم کہاں چلے جاتے ہو کہاں جا رہے ہو)۔ یعنی تم کیوں سمجھتے نہیں ہو حقیقت سے دوری کیوں اختیار کر رہے ہو! جیسے کوئی شخص جب کمزور ہو جاتا ہے ناں طاقتور کے سامنے تو پھر آنکھیں نہیں ملاتا وہ۔ guilty جو ہوتا ہے وہ آنکھیں ملا سکتا ہے؟ پھر وہ آنکھیں چراتا ہے پھر کبھی بہانے دیکھنے کے لیے جانا بھی چاہتا ہے، پھر چلا بھی جاتا ہے۔ جب تمہارے پاس ابھی کوئی جواز نہیں ہے کچھ بات کرنے کا اتنی حجت قائم ہو چکی ہے اب تمہارا کوئی راستہ نہیں بچا انکار کرنے کا تو مانتے کیوں نہیں ہو پھر؟!

توقرآن مجید ہے کیا؟﴿اِنۡ ھُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ﴾(التکویر:27)اب قرآن مجید کاذکر آیا ہے۔ابھی تورسالت تھی یہ رسالت کیا ہے ؟قرآن مجید ہے۔ہے کیا؟ نصیحت ہے۔ کس کے لیے نصیحت ہے ؟﴿لِّلۡعٰلَمِیۡنَ﴾۔عالمین سے یہاں پر کیا مراد ہے ؟ جن و انس کے لیے جو مکلف ہیں جن کے لیے قرآن مجید نازل ہوا ہے۔

میں نے کہا تھا کچھ دیر پہلے کہ سورج،تارے، پہاڑ وغیرہ وغیرہ یہ علامتیں نشانیاں ہیں ثبوت ہیں ان سے بڑھ کر ثبوت اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے تاکہ اس کو اگر جھٹلا دیا تواس کو جھٹلا نہیں سکیں گے۔ کیا ثبوت ہے ؟قرآن مجید۔ چیلنج کس چیز کا کیا گیا ہے ؟قرآن مجید کا کیا گیا ہے ناں کہ ایک سورۃ بنا کر دکھاؤ اگر بنا سکتے ہو تو قرآن مجید سچا نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے۔اور اگر نہیں بنا سکتے تو یقیناًاللہ تعالیٰ کلام ہے کہ نہیں؟ عاجز ہو گئے کہ نہیں عاجز ہو گئے ؟

اب جس کا کلام جس کا فرمان سچا ہے اور پیغام بھی وہی دے رہا ہے کہ سورج کو لپیٹ دیا جائے گا،تارے بے نور ہو جائیں گے ، پہاڑوں کو چلادیا جائے گا،آخر تک۔ تو یقیناًماننا پڑے گا کہ نہیں ماننا پڑے گا؟ یا تو قرآن مجید جھٹلانے کی جرأت کر کے دکھاؤ۔ کیسے کریں گے ؟ جب ایک سورۃ بنا کر دکھائیں گے۔ عجب بات ہے چودہ سو سال گزر گئے ہیں کسی مائی کے لال نے جرأت نہیں کی آج تک ! عربی گرامر پڑھانے والے پی ایچ ڈی سے اوپر ڈگری حاصل کرنے والے یہودیوں میں سے نصاریٰ میں سے جو عرب یہود و نصاریٰ ہیں، مستشرقین میں سے بڑی کوشش کی ہے واللہ ! سب مل کر کوشش کر چکے ہیں سوال ہی نہیں پیدا ہوتا واللہ ! عاجز ہیں ﴿فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا﴾(البقرہ:24)((چیلنج بھی ہے اور یہ پیغام بھی ہے)نہ تم کر سکتے ہو اور نہ کبھی کر سکو گے) ﴿فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡ وَقُوۡدُھَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَۃُ﴾(تو پھر ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن لوگ ہیں اور پتھر ہیں)۔ نہیں بنا سکتے ہو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

اب کون لپیٹے گا سورج کو؟تاروں کو بے نور کون کرے گا؟ پہاڑوں کو کون چلائے گا؟ان کے پاس کوئی جواز ہے نہ کرنے کا باقی رہا ؟یقیناًاللہ تعالیٰ ہی کرے گا۔

جو سورج کو بے نور کر سکتا ہے لپیٹ سکتا ہے تاروں کو بے نور کر سکتا ہے،ان عظیم پہاڑوں کو چلا سکتا ہے وغیرہ وغیرہ آخر تک وہ تمہیں دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا ! سوچنے کی بات ہے کیا خیال ہے ؟ کر سکتا ہے کہ نہیں ؟ کہتے ہیں کہ ہم سردار ہیں اپنی قوم کے ہمارا اثر ورسوخ ہماری عظمت ہے ہمیں کون نقصان پہنچا سکتا ہے ؟! دیکھ لو سورج کی طرف اس کی عظمت اس کے نور میں ہے لپیٹ دیا جائے گا۔تاروں کی طرف دیکھو ان کی عظمت ان کے نور میں ہے ان کی پہچان ان کے نور میں ہے بے نور ہو گئے۔ پہاڑوں کی عظمت ان کی مضبوطی میں ہے چلا دیئے جائیں گے۔

تمہاری عظمت کتنی طاقتور ہے سورج کے نور سے بھی زیادہ ہے تاروں کے نور سے بھی زیادہ ہے پہاڑوں کی مضبوطی سے بھی زیادہ ہے تو بتاؤ ہے؟ اللہ اکبر ﴿اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ﴾ یقیناً۔ کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو نہیں مانتے پھر بھی نہیں مانے اس لیے اللہ تعالیٰ نے مجبور نہیں کیا۔

﴿لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّسۡتَقِيۡمَ﴾ (التکویر:28) (جو تم میں سے چاہے استقامت کا راستہ حاصل کر لے)۔ استقامت کا راستہ کیا ہے بنیاد کیا ہے؟ ''آمنت باللہ الایمان باللہ لا الہ الّا اللہ'' یہ ابتدا ہے۔ استقامت صرف نماز روزے میں نہیں ہے، استقامت صرف حج عمرے میں نہیں ہے، استقامت صرف خیر کے اعمال میں نہیں ہے صدقات و خیرات میں نہیں ہے استقامت کی بنیاد لا الہ الّا اللہ ہے سب کے لیے ہے۔ آج ایسے مسلمان بھی ہیں نمازی تو کمال کے نمازی ہیں کلمہ توحید کا ترجمہ نہیں آتا اور نہ ہی صحیح مفہوم آتا ہے بلکہ کلمہ توحید پڑھتے بھی ہیں اور اس کے خلاف عمل بھی کرتے ہیں۔ قبر پرستی عام ہے کہ نہیں آج امت میں؟ إلا من رحم الله سبحانه و تعالي ۔ غیر اللہ کو پکارنا، نذر و نیاز ماننا، قربانیاں دینا ان اولیاؤں کے نام پر، اس سے بڑھ کر نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ شرک فی الربوبیۃ بھی امت میں نعوذ باللہ جگہ کر چکا ہے إلا من رحم الله سبحانه و تعالي۔ کسی کا مشکل کشا غوث ہے، کسی کا حاجت روا پاک پتن والا ہے، کسی کا کون ہے کسی کا اجمیر والا ہے۔

﴿لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّسۡتَقِيۡمَ﴾ استقامت صرف نام لے اسلام میں نہیں ہے استقامت کلمہ توحید کو سمجھنے میں ہے، صحیح سمجھنا اور اس پر عمل کرنے میں ہے یہ بنیاد ہے۔ اور پھر ارکان اسلام کے جو پانچ رکن ہیں ابتدا کس سے ہے نماز سے ابتدا ہے؟ کلمہ شہادت سے ہے اور پھر نماز ہے پھر زکوٰۃ ہے پھر روزہ پھر حج ہے ﴿لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّسۡتَقِيۡمَ﴾۔

اس کا مطلب ہے ہم جو کریں ہم کر سکتے ہیں انکار بھی کریں تو کوئی ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتا؟ نہیں رکو ذرا ایک پیغام باقی ہے ﴿وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾ (التکویر:29) (اور (یہ بھی سن لو) تم نہیں چاہتے مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے ربّ العالمین جو سارے جہانوں کا ربّ ہے)۔ وہ سورج کا ربّ ہے تاروں کا بھی ربّ ہے پہاڑوں کا بھی ربّ ہے سمندر کا بھی ربّ ہے سب کا ربّ ہے تمہارا بھی ربّ ہے تمہاری نہیں چلے گی تم قریب آؤ ایک بالشت اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ قریب ہوگا، کلمہ پڑھو اللہ تعالیٰ توفیق دے گا، فرمانبردار بنو اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے گا، حق کے قریب جتنا آؤ گے اللہ تعالیٰ اُتنا ہی تمہیں حق کے زیادہ قریب لے جائے گا اُتنا ہی اللہ تعالیٰ آسانی فرمائے گا اور اگر نہیں چاہتے ہو تو سمجھ لو کہ تمہاری کوئی خیر نہیں ہے اگر خیر کی طرف استقامت چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے اس لیے تم نے بھی چاہا ہے۔

اور پہلے میں عرض کر چکا ہوں کہ ''المشیئة''مشیئت جو ہے اللہ تعالیٰ کی چاہت جو ہے یہ تیسرا مرتبہ ہے تقدیر کا۔ چار مراتب تقدیر کے ہیں سب سے پہلے علم ازلی ہے اللہ تعالیٰ کا جو کچھ ہو چکا ہے جو ہو رہا ہے جو ہوگا اور جو نہیں ہوا کیسے ہوگا اللہ تعالیٰ یہ سب جانتا ہے ازلی علم ہے ہمیشہ کا علم ہے کوئی ابتدا کوئی انتہا نہیں اللہ تعالیٰ کے علم کی۔ زمین اور آسمان کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے یہ علم میں ہے پہلے سے علم میں ہے لیکن جب پچاس ہزار سال پیدا کرنے سے پہلے زمین اور آسمان کو اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا کہ لکھو تقدیر لکھو اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لیے جان لیا ہمارے لیے جن و انس کے لیے پوری کائنات کے لیے۔ کون سا پتہ کس وقت کہاں گرنا ہے وہ بھی لکھ دیا گیا ہے اور پھر اللہ نے جو چاہا ہے وہی پیدا کیا ہے تو علم ہے کتابت ہے مشیئت ہے اور پھر خلق ہے ہمارا وجود بعد میں ہے مشیئت اللہ تعالیٰ کی ہے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی کتابت اور پھر علم ہے لوح محفوظ میں قلم نے لکھ دیا ہے اللہ کے علم کے مطابق۔

﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ یہ پیغام ہے سورۃالتکویر کا۔ ہم کیا لے کر جائیں گے اپنے ساتھ؟ ایمان صحیح عقیدہ ہوگا تو اعمال بھی ہوں گے ناں بد عقیدگی سے کفر یہ عقیدے سے ایمان باقی رہتا ہے؟ اعمال کچھ نہیں رہتا ناں۔ تو ایمان، توحید، سنت بنیاد ہے اور یہ اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ مسلک منہج صحیح نہ ہوا گر قرآن اور سنت کو ہم نے سمجھا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف کی سمجھ کے مطابق تو پھر واللہ! آپ کو دنیا جہاں کی ساری خیر سمیٹ کر دے دی ہے اللہ تعالیٰ نے اور اگر یہ نہیں ہے باقی سب کچھ ہے دنیا کا مال ہے دولت ہے اولاد ہے بزنس ہے سب کچھ ہے ظاہر استقامت بھی ہو وہ بھی کسی کام کی نہیں ہے، جب تک دل پاک نہیں ہے تو ظاہر استقامت کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ استقامت نہ کرو لیکن جب تک دل پاک نہیں ہوتا ظاہر استقامت کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور کوئی عمل باقی نہیں رہتا کفر کے سامنے شرک کے سامنے کوئی عمل باقی نہیں رہتا۔ ﴿لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾(الزمر:65) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کوئی عمل باقی نہیں رہتا۔ ہم کیا لے کر جانا چاہتے ہیں آج متعین کر سکتے ہیں کہ نہیں؟ یقیناً کر سکتے ہیں۔ کسی نے مجبور کیا ہے درس پر آنے کے لیے؟ کسی نے مجبور کیا ہے عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے ہمیں؟ کیا خیال ہے مجبور کیا ہے کسی نے؟ خود آئے ہیں۔

جو اس وقت گندگی کے اڈے پر بیٹھے ہیں یا جوا کھیل رہے ہیں یا شراب پی رہے ہیں نافرمانی کر رہے ہیں یا قبر کا طواف کر رہے ہیں دنیا کے کسی کونے میں ان کو کسی نے مجبور کیا ہے؟ جو کافر کفر کر رہا ہے کسی نے مجبور کیا ہے؟ نہ وہ مجبور ہے نہ ہم مجبور ہیں۔ وہ اپنے لیے تیار کر رہے ہیں جو کچھ وہ آگے ان کو ملنے والا ہے اور ہم تیار کر رہے ہیں جو کچھ ہمیں آگے ملنے والا ہے۔ ﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ﴾ یقیناً واللہ! اللہ تعالیٰ کا فرمان سچ ہے جو ہم کر رہے ہیں وہ ہمارے سامنے رکھ دیا جائے گا اور قرآن مجید کو

آج تک جس نے بھی چیلنج کیا ہے وہی نامراد ہوا ہے دنیا بھی خراب اور آخرت بھی خراب۔اور جس نے یقیناً قرآن مجید پر عمل بھی کیا ہے اور صحیح سمجھا بھی ہے جیسا کہ سمجھنے کا حق ہے سلف الصالحین کی فہم کے مطابق اور اپنی زندگی قرآن مجید کے مطابق گزارنا شروع کر دی ہے تو یقیناً وہ شخص کامیاب ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا درجہ بلند ہے اور اس کا حساب بھی ﴿حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ (الانشقاق:8)اور ان شاءاللہ جنت بھی اس کے قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف کے منہج کو سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے،اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کی صحیح سمجھ عطا فرمائے،اللہ تعالیٰ ہمارے لیے قرآن مجید کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور اور دل کا نور بنا دے،آمین۔واللہ اعلم۔

"سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ"

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (081:سورۃالتکویر کی مختصر تفسیر) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio